

چیز پرسن اور گورنر	جناب جمیل احمد
ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)	ڈاکٹر عنایت حسین
ڈپٹی گورنر (ایف آئی اور آئی)	جناب سلیم اللہ
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایم آر ایم)	جناب محمد علی ملک
ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ	جناب فواد انور
ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ	جناب محمد علی لطیف
ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ	جناب نجف یاور خان
بیرونی رکن	ڈاکٹر حاند مختار
بیرونی رکن	ڈاکٹر ایس ایم تراب حسین
کارپوریٹ سیکریٹری	جناب فیاض الرحمان

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 24ء کے امکانات

- 1- زری پالیسی کمیٹی کے 31 جولائی 2023ء کو اجلاس کے بعد سے معیشت کے کلیدی اظہاریوں میں حالیہ پیش رفت سے اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا۔ ارتقا پذیر رجحانات کا تجزیہ اور جائزہ بھی کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا جن میں لائن پیٹنگوں میں استعمال کیے گئے اہم مفروضے بھی شامل ہیں۔
- 2- حقیقی شعبے کا جائزہ پیش کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ بلند تعدد کے اظہاریوں نے معاشی سرگرمیوں میں متغیر رفتار سے معمولی سا اضافہ ظاہر کیا تاہم ان سرگرمیوں کا حجم ماضی قریب کی نسبت اب بھی خاصا کم ہے۔ جولائی تا اگست مالی سال 24ء کے دوران بیٹریولیم مصنوعات کی فروخت میں سال بہ سال 8.2 فیصد (ماسوائے فرانس آئل) اور سیمنٹ کی فروخت میں 44.8 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا۔ دوسری جانب مالی سال 24ء کے پہلے مہینے میں گاڑیوں کی فروخت میں 45 فیصد کمی دیکھی گئی۔ زرعی شعبے میں پیش رفت پر گفتگو میں کمیٹی کو بتایا گیا کہ رواں خریف سیزن کے دوران اگست تک کپاس کی آمد گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تقریباً دو گنی ہو گئی ہے اور یہ گذشتہ سال کی سطح کا 60 فیصد ہو چکا ہے۔ مزید برآں، خام مال کے بہتر حالات اور سیلاب سے متعلق خدشات کم ہونے کے بعد خلائی سیاروں سے موصولہ حالیہ تصاویر بھی بتاتی ہیں کہ رواں مالی سال میں خریف کی دیگر فصلوں کے لیے حالات سازگار ہیں۔
- 3- مالی سال 24ء کے منظر نامے پر گفتگو کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ معاشی سرگرمیوں میں کچھ اضافے کے باوجود مستقبل قریب میں نمو کی صورت حال غیر یقینی ہے۔ مزید برآں، یہ محسوس کیا گیا کہ کپاس کی فصل پر کیڑوں کے حالیہ حملے پنجاب کی پیداوار کو ممکنہ طور پر متاثر کر سکتے ہیں۔ اسٹاف نے مزید بتایا کہ نمو کے امکانات میں پچھلی پیش گوئی کے مقابلے میں کچھ تبدیلیوں کے باوجود اس سال معاشی بحالی معتدل رہنے کی توقع ہے۔ تاہم اس مرحلے پر نمو کے منظر نامے کو عالمی اور ملکی پیش رفت سے ابھرنے والے مثبت اور منفی دونوں امکانات نے گھیرا ہوا ہے۔

4- عالمی سطح پر ہونے والی پیش رفت پر بحث میں یہ محسوس کیا گیا کہ اجناس کے بین الاقوامی نرخوں میں کمی کا سلسلہ تیل کی عالمی قیمتوں میں حالیہ اضافے کی بنا پر معکوس سمت میں چلا گیا ہے جس سے پاکستان کی تجارتی پوزیشن کمزور ہو گئی ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں عمومی مہنگائی میں کمی کے باوجود قوزی مہنگائی بلند سطح پر برقرار رہے گی جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہاں کے مرکزی بینکوں کو زری سختی برقرار رکھنا پڑے گی۔ یہ زری سختی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں بشمول پاکستانی روپے پر کمی کا دباؤ ڈال رہی ہے۔

5- پاکستان کے توازن ادائیگی پر تازہ ترین پیش رفت پر بحث کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ جولائی 2023ء میں کرنٹ اکاؤنٹ میں 809 ملین ڈالر کا خسارہ ہوا جو چار ماہ پہلے کے رجحان کے برعکس ہے۔ جولائی میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ دراصل درآمدات میں اس وسیع البینا اضافے کی وجہ سے ہوا جو اسٹیٹ بینک کی جانب سے درآمدی ترجیحات سے متعلق ہدایات کی واپسی کا نتیجہ تھا۔ کمیٹی کو یہ بتایا گیا کہ جولائی تا اگست مالی سال 24ء کے دوران درآمدات 25.8 فیصد کمی سے 8.2 ارب ڈالر رہیں (پاکستان دفتر شماریات) جبکہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 11.0 ارب ڈالر کی درآمدات ہوئی تھیں۔ دوسری طرف جولائی تا اگست مالی سال 24ء کے دوران برآمدات 6.4 فیصد کمی سے 4.4 ارب ڈالر رہ گئیں جبکہ برآمدات گذشتہ سال کی اسی مدت میں 4.7 ارب ڈالر تھیں۔ نیز، یہ بات محسوس کی گئی کہ کارکنوں کی ترسیلات جولائی تا اگست مالی سال 24ء کے دوران پیش گوئی سے پست رہیں۔

6- کرنٹ اکاؤنٹ کی رقم کے مختلف اجزا کی امکانی صورت حال پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ مالی سال 24ء کے دوران کئی عوامل مثلاً غیر تیل اجناس کی قیمتوں میں سازگار رجحان، زری سختی کے تاخیری اثرات کی وجہ سے معتدل ملکی طلب اور اور کپاس کی بہتر پیداوار کی بنا پر درآمدات محدود رہنے کا امکان ہے۔ محسوس کیا گیا کہ چاول کی عمدہ پیداوار اور اس کے نتیجے میں اضافی ذخائر کی وجہ سے برآمدات بڑھنے کی توقع ہے۔ مزید برآں، حالیہ انتظامی اقدامات اور زرمبادلہ کے شعبے کو باضابطہ بنانے کی بنیادی اصلاحات کے بعد چونکہ بین البینک اور اوپن مارکیٹ کی شرح مبادلہ کے درمیان فرق کم ہوا ہے چنانچہ کارکنوں کی ترسیلات میں بہتری کی توقع ہے۔

7- مالیاتی پیشرفت پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ مالی سال 23ء کے دوران مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 7.7 فیصد رہا جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ تخمینہ 7.0 فیصد تھا۔ بنیادی خسارہ جی ڈی پی کا 0.8 فیصد رہا جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ تخمینہ 0.5 فیصد تھا۔ مالیاتی خسارہ بڑھنے کی بنیادی وجہ قرضوں کی ادائیگی کی لاگت میں نمایاں اضافہ اور صوبائی فاضل رقوم میں کمی ہے۔

8- جولائی تا اگست مالی سال 24ء کے دوران ایف بی آر کی آمدنی میں گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت 27.2 فیصد اضافہ ہوا جس کا سبب مالیاتی اقدامات اور معاشی سرگرمیوں میں کچھ بحالی ہے۔ نیز، پٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی کی وصولی بہتر فروخت اور بلند شرحوں کے باعث بڑھنے کا تخمینہ ہے۔

9- زری مجموعوں پر پیش رفت پر بحث میں بتایا گیا کہ یکم ستمبر 2023ء تک زرو وسیع (ایم ٹو) میں سال بسال 13.6 فیصد اضافہ ہوا جو جون 2023ء کے اختتام پر 14.2 فیصد تھا۔ یہ بنیادی طور پر خالص ملکی اثاثوں میں سست روی کی وجہ سے تھا، جبکہ نسبتاً زائد بیرونی رقوم کی آمد کی وجہ سے خالص بیرونی اثاثوں میں بہتری آئی۔ بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں سست روی کا سبب نجی شعبے کے قرضے کی وسیع البینا پر خالص واپسی اور اس کے ساتھ ساتھ مالیاتی خسارے کی بیرونی مالکاری میں بہتری تھی۔ اسٹاف نے مزید بتایا کہ بڑی حد تک جاری سرمائے کے قرضوں کی خالص واپسی کی بنا پر جولائی مالی سال 24ء میں نجی شعبے کے قرضے میں 172 ارب روپے کی کمی ہوئی جو گذشتہ سال اسی مہینے میں 140 ارب روپے رہی تھی۔ اس کے علاوہ کارمائیاری میں کمی کی وجہ سے جولائی 2023ء میں صارفین قرضوں میں مسلسل آٹھویں ماہ کمی درج کی گئی۔

10- مہنگائی کے رجحانات اور تبدیلیوں پر گفتگو کرتے ہوئے کمیٹی کو بتایا گیا کہ عمومی مہنگائی مسلسل تیسرے مہینے اگست 2023ء میں سال بسال کم ہو کر 27.4 فیصد ہو گئی جو مئی 2023ء میں اپنی بلند ترین سطح 38 فیصد پر تھی۔ تاہم پہلے جتنا اندازہ تھا مہنگائی اتنی کم نہیں ہوئی، کیونکہ تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا اور اس کا اثر توانائی کی ملکی قیمتوں پر پڑا، جبکہ جولائی تا اگست مالی سال 24ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں کمی بھی دیکھی گئی۔ کمیٹی کو یہ بھی بتایا گیا کہ اگست 2023ء میں دیہی باسکٹ میں قوزی مہنگائی بڑھ کر 25.9 فیصد ہو گئی جبکہ جولائی 2023ء میں یہ 24.6 فیصد تھی۔ دوسری طرف شہری باسکٹ میں قوزی مہنگائی 18.4 فیصد پر برقرار رہی۔ یہ بات محسوس کی گئی کہ قوزی

مہنگائی بڑھنے کے عوامل یہ تھے: توانائی کے نرخوں کے اثرات، گھریلو اور کاروباری شعبے کی طرف سے مہنگائی بڑھنے کی توقعات، اور توانائی کی قیمتوں میں ردوبدل کے دورثانی کے اثرات کی وجہ سے خدمات کے شعبے کی طرف سے نسبتاً زائد کردار ادا کرنا۔

11- مہنگائی کے منظر نامے پر گفتگو کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ بلند تعدد والی قیمتوں کے تازہ ترین رجحانات کو مد نظر رکھا جائے تو ستمبر 2023ء میں مہنگائی بڑھنے کا امکان ہے جس کا سبب اساسی اثرات اور ایندھن کے سرکاری نرخوں میں ردوبدل ہے۔ تاہم اس کے بعد اکتوبر 2023ء میں مہنگائی میں کمی آئے گی اور مالی سال 24ء کے بقیہ تمام حصے میں کمی کا یہ سلسلہ بحال ہو جائے گا۔ اسٹاف نے کمیٹی کو یہ بھی بتایا کہ بیس لائن مہنگائی کی پیچیدگی پر کئی خطرات اثر ڈال کر مہنگائی میں اضافہ کر سکتے ہیں، مثلاً (i) گیس کے ملکی سرکاری نرخوں میں اضافہ، (ii) شکر کی ملکی قیمتوں میں اضافہ، اور (iii) ناسازگار بیرونی اثرات، جیسے تیل کے عالمی نرخوں میں اضافہ۔ مہنگائی میں کمی لانے والے ممکنہ عوامل یہ ہو سکتے ہیں: (i) درآمدات میں متواتر اعتدال اور اجناسی منڈیوں سے متعلق انتظامی اقدامات کی بنا پر رسدی پہلو کی رکاوٹوں کا کم ہونا، اور (ii) تیل کی عالمی قیمتوں کا اندازے سے بھی کم ہو جانا۔

مالی منڈی اور انتظام ذخائر

12- زرعی پالیسی پر عملدرآمد کے بارے میں کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ زرعی پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے شبینہ ریپورٹ اوسطاً 21.36 فیصد رہا اس کا ہدف 22.0 فیصد تھا۔

13- 12 ستمبر 2023ء کو اسٹیٹ بینک کی سیالیت کی واجب الادا رقم 8.964 ٹریلیون روپے تھی، جو 27 جولائی 2023ء کو 8.426 ٹریلیون روپے تھی۔ یہ محسوس کیا گیا کہ زرعی پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے، پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقع کے باعث ثانوی منڈی کی نشانیہ شرحوں میں اضافہ ہوا ہے۔

14- ابتدائی نیلامیوں میں سہ ماہی ٹی بلز مارکیٹ کی توجہ کا مرکز بنے رہے جبکہ سالانہ اور ششماہی ٹی بلز میں بہت تھوڑی دلچسپی رہی۔ معینہ تمسکات (پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز) کی حالیہ ابتدائی نیلامیوں میں اجرا کا بیشتر ارتکاز 3 سالہ مدت کے پی آئی بیز میں رہا۔ رواں شرح پی آئی بیز میں منڈی کی شرکت میں کمی محسوس کی گئی۔

15- اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ آئی ایم ایف کے ساتھ ایس بی اے معاہدے کے بعد سے پاکستان یورو بانڈ کی یافتوں اور کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ (سی ڈی ایس) کے تفاوت میں کمی کارحجان دیکھا گیا ہے، گو کہ یہ اب بھی معمول کی سطح سے اوپر ہیں۔

16- مزید برآں، یہ بھی بتایا گیا کہ زرعی پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے بیشتر عرصے پاکستانی روپیہ دباؤ کا شکار رہا۔ سیاسی اور معاشی غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے اس مدت کے بیشتر عرصے میں زرمبادلہ کی منڈی غیر مستحکم رہی۔

ماڈل پر مبنی جانچ

17- اسٹاف نے کمیٹی کو مالی سال 24ء کے لیے پالیسی ریٹ کی سمت سے مشروط مہنگائی کے تخمینے کے ماڈل پر مبنی تخمینے سے آگاہ کیا۔ اس حوالے سے وضاحت کی گئی کہ عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے توانائی کی قیمتوں میں بڑھنے کے نتیجے میں زرعی پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کی نسبت مالی سال 24ء کے لیے مہنگائی کے تخمینے میں اضافہ ہوا ہے۔

18- اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ معاشی سرگرمیوں میں کمی سے مجموعی طلب میں ہونے والی سُست روی، جس کی نشاندہی منفی پیداواری فرق سے ہوتی ہے، مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں مہنگائی کو کم کرے گی۔

19- کمیٹی نے ہدف کی نسبت وسط مدتی مہنگائی کے مشروط تخمینوں اور درمیانی مدت میں مہنگائی کو 5 سے 7 فیصد کے دائرے میں لانے کے لیے ماڈل کی تجویز کردہ پالیسی شرح سود کی راہ پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس تناظر میں کمیٹی نے موجودہ پالیسی موقف کی مناسبت پر تبادلہ خیال کیا۔ اس پس منظر میں کمیٹی نے موجودہ پالیسی موقف کی موزونیت پر گفتگو کی۔

20- مالی سال 24ء کے لیے خط بنیاد کے تخمینوں کو لاحق خطرات پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، اسٹاف نے عالمی تیل کی قیمتوں اور شرح مبادلہ کے متبادل مفروضوں کے تحت مہنگائی اور پالیسی ریٹ کی پیش کی۔

زری پالیسی کے بارے میں اسٹیٹ بینک سرویز کے نتائج

21- اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ ستمبر 2023ء کے پہلے ہفتے کے سرویز کی حالیہ لہر میں اعتماد کاروبار اور اعتمادِ صارف میں ابتری آئی، جبکہ صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات میں مزید اضافہ ہو گیا۔

22- پرچیزنگ نیچرز انڈیکس (پی ایم آئی) اور اشیا سازی کے شعبے میں روزگار کے حوالے سے تاثر میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں آئی۔ جولائی 2023ء کی نسبت اگست 2023ء میں پرچیزنگ نیچرز انڈیکس میں صرف ایک فیصدی پوائنٹ کی تھوڑی سی کمی آئی، تاہم ستمبر 2023ء میں پرچیزنگ نیچرز انڈیکس میں اتنی ہی رقم کی وصولی ہوئی۔

زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا دوٹ

23- زری پالیسی کمیٹی نے 9 میں سے 8 اراکین کے اکثریتی ووٹ سے پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ ایک رکن نے پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافہ کرنے کے حق میں ووٹ دیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ 22 فیصد برقرار رکھا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان، ستمبر 2023ء کی منظوری دی جاتی ہے۔